اما بعد از آنکه خود را آدم شناخت و آدمیت خود را خواه در نماز خواه در موقع دیگر بشهادت — الله اکبر — تصدیق کرد اگر نسبت به آدمیت عیاذ بالله مرتکب خیانت بشود اسم آن زندیق و وجود آن دشمن آسایش عالم را باید هرچه زودتر از صفحهٔ آدمیت محو کرد .

*

خارج از جنس حیوانات نادر در این عهد سوم یک جنس دیگر دین و ایمان و ناموس خود را بطمع مواجب موهوم تسلیم رؤسای ظلم ساخته دنائت هستی خود را آلت هرقسم اذیت خلق و مداح هرنوع رذالت دیوان قرار داده اند .

این جنس مکروه را باید ازین سلسلهٔ غیرت روربکای بری نگاه داشت . فقط ازروی ترحم در مواقع مناسب باید ایشان را باعلای ملامت ساخت که آن قسم ظلم پرستی چقدر مغایر روح اسلام و تا بچه درجه منافی مصلحت خود انسانست .

سهو اصلی این مد ...
منحصر باین کثافتهای ...
هیچ نمی بینند که خلوت ...
در دنیا چه آسایش وچه ...
هیچ خبر ندارند که ...
اولیای اسلام از برای ...
نوید های معظم داده اند .
از نعمات واز شوکت ...
امید جمیع علمای اسلام است ...
باید حواس ایشان را ...
اکثر جمع کرد .
باید بهر طریق که ممکن شود ...
حالی کرد که آسایش وترقی ... نعمات ...
موقوف بظهور دولت ... است
ولیکن در ...
حقیقت رادرست ...
از نعمات دولت ... هرگز ...

نخواهد کرد .

و ظهور این اساس رحمانی باقتضای حکمت بالغه حکما ناچار منوط خواهد بود به مساعی واستحقاق عامهٔ مسلمین .

یقین است که جمعی از بیخبران سؤال خواهند کرد که دولت حقه یعنی چه .

جواب وشرح این مسئله مستقیماً راجع به معرفت علمای اسلام است .

علمای اسلام خدام مخصوص حق و محرمان اسرار سبحانی هستند .

کلید خزاین معرفت در دست مبارك ایشانست ، لهذا درکشف حقایق عالم اصل معنی را باید همیشه از انوار هدایت ایشان بخواهند .

آنچه ازین مسئلهٔ دولت حقه معلوم دنیاست و آنچه میتوان همه جا تصریح کرد اینست که مکنونات احکام شریعت و روح تاریخ عالم از اول

حلقب شما چه اعتباری ـا ید

چ فرصت د چا ـ ـاسـ ا

امـراى ـ بها نباشد

مانع چیست که از امروز ...

جوامع یك عمارت عالی بر پا

راه نجات ملی ...

د جهٔ سرافت ...

از برای یك ـماب یا ... او ر ی ...

دگ ... چه انتخابی ...

بالا تر از آن که ...

اسباب تفصل الهی ...

واگر امروز در ...

بخود راه ندهید فردا چون ...

چه خواهید گفت .

غفات دیگران که ... از ...

را خواهد پوشاند .

(بابهاالدین آمنو دامکیر ادسکم)

از قدیم الیه مرحمتکم چه بیشتر بجا گذشتم ممنونم)

در ختم مجلس سنای حضور نایب بیام آخر وداع مینمایم .

وقوع این مجلس و سوء نیها بس

مرزبان امان از محتوم بماید .

و در سنه ی سی هزار و دولت آن وجود شریف همین قدر نیست که زحمت هذا توجه اقدامات سما و قدرت پیروز کار عالم صاحب مرد بکی نماست .

(دانشمندی پیامد بر هوش کامی قدیر) اوایل مرداد چاپ شد

انتهی

جناب وحید عبدالله طهرانی مشهور به [کاوه]
مجلس سابقه آثار جناب اشرف رئیس الحکم
حضرت نظام الدوله و حضرت به وزراء ...
رسائل و بعد را دیدیم (۱۵ ص ۲۶)

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

الحمد لله والمنة این دیوان سحر بیان موزونات جلی تعالی مسمی به

دیوان فخری

۱۳۳۰ ف

من تصنیف ابو الفتح میرزا شمشیر علی بیگ فخری نظامی چشتی عفی عنه

در مطبع [illegible] حیدرآباد دکن بماه ذی الحجه سنه ۱۳۳۹ مطبوع شد

هو المعین الحافظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ردیف الف

یا رب ۱۱ رنج و آہ زاری سامان شد دست ما را	بس عجز و انکساری آسان شود ۲ ما را

جمیع حمد اوس خدا کے لئے ہے کہ جس نے انسان کیلئے وجود ہی سے رنج اور علامت کمال عشق آہ۔ اور جستن محب نالہ و زاری مہیا فرمایا ہے۔ دیکھو بچہ تولد ہوتے ہی روتا ہے یعنے وہ اپنے محب کو ڈھونڈتا ہے۔ مثنوی شریف بشنو از نے چوں حکایت میکند۔ از جدائی ہا شکایت میکند۔ رونا اللہ تعالے کو پیارا ہے اس لئے فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا ارشاد فرمایا ہے۔ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت حدیث شریف اِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا اگر تمکو رونا نہ آوے

تو دوسرے دن کو خدا کے خوف سے رولاؤ۔ پس رونے کی تین ہی صورتیں ہیں۔ خوف و خطر۔ عشق و محبت۔ درد و دکھ۔ اگرچہ کہ رنج سے نفس لاچار و عاجز ہوجاتا ہے۔ مگر رنج کے ہرسہ حرف نعمت عظمیٰ ہیں۔ رحمت سے رنج رحمت دن بسے گزہست رج ، ہے جمعیت دیکھو انسان کو جب کسی نوع کا رنج پہونچتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اوس پر نازل ہوتی ہے اور گناہ سے پاک ہوتا ہے اور عجز سے اللہ کو یاد کرتا ہے جیسا کہ اوس نے اپنی یاد کا طریقہ تبلایا ہے ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً یاد کرو تم اپنے رب کو آہ و زاری اور نرمی کے ساتھ ۱۲ کافی ہوئی اب ہمکو عاجزی اور شکستگی و خستہ حالی اس لئے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے فرمایا فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ بس تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اس کے تابعدار رہو اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دو اے محمد صلعم رحمت سے عشقی کی یا مژدہ مشتاقوں کو سعادت تھا کہ اس سے بڑھکر کوئی خوشخبری نہیں ہے ۔ ۱۲

ان شاہد وجود در عالم شہود سے	.	در جسم جان و میدہ جان شدست مارا

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ جب میں اوس کو پورا بنا چکوں اور اوس میں اپنی جان پھونکدوں زندہ ہو جاوے ، تو سب اوس کی تعظیم کے لئے سجدہ میں گر پڑنا ۱۲ گھ مہمان کو خوش کرنا بال سے باریک ہے ۔ مغز مہمان کا حق پورا پورا ادا کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ مہمان مراجعت کر جائے

اور دل میں حسرت وارمان رہ جاوے ۱۲

آن شاہِ لامکانی با ناز و بے نیازے	بر عرشِ دل نشستہ جانان شدہ مارا

ف قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ پر تو حسنت نگنجد در زمین و آسمان۔ اندر حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردۂ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا فرمان واجب الاذعان وَفِيٓ أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ اور وہ خود تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھ سکتے رباعی۔ نظرے بسوے خود کن کہ تو جانِ دلربائی مگن بخاک خود را کہ تو بلند جائی۔ تو ز چشم خود نہانی تو کمالِ خود چہ دانی۔ چو دُر از صدف بر آئی کہ بس گران بہائی ۱۲ ف صفت قیومی کہ جملہ موجودات کا قیام اوس سے ہے اگر وہ رابطہ موجودات سے نہ ملے تو قیام عالم ممکن نہیں ۱۲

در اسم دو رسمی مذکور بس منزہ	سِر کفر من برید و ایمان شدست مارا

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ جس نام سے پکارو اوس کے سب نام اچھے ہیں۔ صوفیہ کرام کے نزدیک عالم کبیر و صغیر میں بہت سے مظاہر و اسما رہیں۔ کقولہ تعالیٰ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سارے نام سکھا دیے۔ ف إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ تحقیق اس میں نصیحت ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہے واسطے اوس کے دل نگاہ یا ڈالے کان حضور سے

کان کو اور وہ حاضر ہے دل سے یعنے جو شخص دل متفکر حقایق اخبار میں کمتا ہے یا عقل جواب غفلت سے بیدار کرنے والی اوس کے لیے جو مذکور ہوا ہے اوس میں نصیحت ہے اور یاد کرنا ہے سہ مطربا سر دہ مارا بازگو۔ قصہ ہا سے جان فزا را بازگو۔ سہ سبوح قدوس ربنا و رب الملئکۃ والروح سُبحٰنَ الَّذِی بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ پس پاک ہے جیسے وہ جس کے دست قدرت میں سب چیزوں کی بادشاہی ہے اور اوسی کے طرف پھیرے جاوگے۔ وہ ذات مرا بجمیع صفات منزہ جہان ہے بے جہان تہی تہی سہ۔ تاریکی عالم و تفرقہ و کفر نفس مراد ہے۔ اَلنَّفْسُ ہِیَ صَنَمُہُمُ الْاَکْبَرُ کہ نفس ہی بہت بڑا بت ہے۔ اَلْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ مَقَامَاتٌ وَرَاءَ الْعَرْشِ وَحِجَابٌ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰی۔ کفر و ایمان مقامات پرے عرش یعنے پس دل میں اور حجاب میں درمیان میں اور بندہ کے۔ واضح ہو کہ کفر چار ہیں۔ کفر ظاہر۔ کفر نفس۔ کفر قلب۔ کفر حقیقت۔ اَلْاِیْمَانُ ہُوَ الْاِعْرَاضُ عَنْ غَیْرِ اللہِ وَالْاِقْبَالُ اِلَیْہِ۔ ایمان منہ پھیرنا ہے ماسوی اللہ سے اور رجوع کرنا ہے طرف اوس کے۔

بر لوح دل نبشتہ چیزے کہ کس نخواندہ	ایں رو بخط ندیدہ قرآن شدست مارا

میرے صفحہ دل پر قلم قدرت نے جو تحریر فرمایا ہے اوس کو کوئی نہ پڑھا۔ اگر بقول مَا جَعَلَ اللہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ۔ اللہ تعالےٰ نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھا ہے اس لئے عرض کرتا ہوں کہ انسان کے سینہ میں جبکہ ایک ہی دل ہے تو ایک ہی یار چاہئے سہ جامی تو دو دل مگسل یکدل شو و یکدل۔

خواہی کہ کنی منزل در عالم یکتائی ﷺ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ پس جا بجا ہر شد کرو
ادھر اللہ ہی اللہ ہے یہی نتیجہ دیوان ہمارا خلاصہ ہے قرآن شریف کا۔

از خویشتن گذشتہ در ذات چون رسیدم نزدیک دور دیدن یکسان شدست ما را

ترجمہ: واہ وزاری و عجز و انکساری سے کیا ہی نتیجہ نکلا کہ میں اپنے سے گذر کر اصل کیطرف ایسا بہ گیا کہ قرب و بعد باقی نہ رہا۔ رباعی حضرت خواجہ ابو سعید بن ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ: جسم ہمہ اشک گشت چشمم بگریست در عشق تو بے جسم ہمی باید زیست از من اثرے نماند این عشق از چیست چون من ہمہ معشوق شدم عاشق کیست من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری۔

فخری بکوئے مستان در شہرت پرستان حافظ بحسن سلیمان برہان شدست ما را

شعر: فخری علم معرفت کیا جانے اور مقام حقیقت کیا پہچانے۔ حضرت مولانا مرشدنا حسن الزمان محمد و حضرت خواجہ حافظ سید محمد علی الحسنی الحسینی و حضرت خواجہ حافظ محمد سلیمان جعفری تونسوی رحمۃ اللہ علیہم اللہ تعالیٰ کے نشانیاں و دلیل راہ خدا اس خاکسار کیلئے محض اپنی کرم و نوال سے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یہ فضل اللہ کا ہے عطا کرتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اور وہ بڑا فضل والا ہے الحاصل اس ہیچمدان نے یہ دیوان جو لکھا ہے اور مختصر اپنی غزل کی جو شرح کی ہے نسبتاً وہ میری ہرزہ گوئی بیہودہ ہے اور حقیقتاً بموجب ارشاد جناب حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند۔ آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم پر مبنی ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ ۲۷) وہی اول ہے اور آخر اور وہی باطن ہے اور ظاہر۔ وہی ہر شئی کا ماہر ہے۔ ھو۔ ھو۔ ھو۔ ھو۔ ھو۔

هو المعین الحافظ

بسم الله الرحمن الرحیم

بارنج و آه زاری سامان شدست ما را | بس عجز و انکساری آسان شدست ما را

آن شاهد وجودے در عالم شهودے | در جسم جان و دیده مهمان شدست ما را

آن شاه لامکانے با ناز و بے نیازے | بر عرش دل نشسته جانان شدست ما را

در اسم و در مسمی مذکور و بس منزه | سر کفر من بریده ایمان شدست ما را

بر لوح دل نوشته چیزے که کس نخوانده | این رو بحفظ اندر قرآن شدست ما را

از خویشتن گذشته در ذات چون رسیدم | نزدیک و دور دیدن یکسان شدست ما را

فخری بکوے مستان در شهرت پرستان
حافظ حسن سلیمان برهان شدست ما را

ای به شکل مهوشان تابنده سازی خویش را
ای دل عشاق را سوزنده سازی خویش را

گه به جام جان خرامی گه به کاخ تن عروج
گه به بزم عاشقان پاینده سازی خویش را

گر شده محبوب سبحان گاه محبوب اله
گر به وصل عاشقان جوینده سازی خویش را

گه به بزم میکشان آئی بصد جوش و خروش
گاه بهر عاصیان بخشنده سازی خویش را

گر بجان دشمنان شمشیر بران گشته
گر بملک دوستان تازنده سازی خویش را

گرچه فخری با گدایان هم نوای بینوا
گر به تخت خسروی زیبنده سازی خویش را

می نمائی اندرین هر کار ما
روی خویش و صورت افکار ما

من نمیخواهم که گویم راز خویش
خود بخود گوینده این اشعار ما

بوده ام روز ازل یک قطره
لیکن اینجا گشته آن ابحار ما

ابر و باد و ماه و مهر و بر فلک
هرچه بینی آن همه آثار ما

لاف گوئی شیوهٔ مردانه نیست
بشنو از نی حاصل گفتار ما

رنگ و بوی و حسن خوبان جهان
جمله پیدا از نگاه یار ما

هرچه بینی یا شنیدی در جهان
فعل ما هم قول ما رفتار ما

تا ابد باشد ترا فخری عروج
تا بباشد روز و شب دربار ما

دیده ام در عشق تو صد گنجها
درد و غم و جور و ستم بس رنجها

رنجها دیدم اگرچه صد هزار
عمر خود را دیده ام در کنجها

چون پیاده خانهٔ اشتر مرا
تا نگردی اشتر شطرنجها

شاطری را هر کسی داند کجا
گرچه باشند صد معانی سنجها

عشق بازی خواهی آموزی اگر
همچو فخری پاک باش از رنجها

ردیف بائے موحده

مصطفیٰ هستند جان بوتراب
فاطمه حسنین شان بوتراب

در شب معراج کرده گفتگو
حق تعالیٰ در زبان بوتراب

سرزمین را شد شرف بر آسمان
هست بر روی آستان بوتراب

بوالبشر را سجده چون کرده ملک
دید خاکش چون زکان بوتراب

همچو هارون نسبت آمد در حدیث
مصطفیٰ شد رتبه دان بوتراب

راست در جنت رود ای مومنین
روز محشر مدح خوان بوتراب

هست فخری از ازل با عزّ و جاه
خاکپای عاشقان بوتراب

ردیف تائے مثناة

واللیل یعنی زلفت روی تو والضحی هست
محبوب کبریائی نام تو مصطفی هست

نور تو پیش هر شیٔ بود و تو بهر هر شیٔ
تو نی خدا لیکن بنده هم نه بنده خدا هست

وحدت میان کثرت کثرت میان وحدت
این شانِ خاص قدرت بهر بود و ما هست

ای سایهٔ خدا هم بی سایگی درین جا
پر تو فگن بهر شیٔ نور تو جا بجا هست

در نام پاک احمد میم مرادف آمد
نام خدا احد را گوئی چرا جدا هست

ای شاهِ هر دو عالم بر بام عرشِ اعظم
جای تو کس ندیده گرچه کرانها هست

هر دم غریب فخری بر درگهت تصدق
از جان بر تو قربان از دین هم فدا هست

سر توحید توئی هستی ذ زلفت امیت
خاتم کل طیب چه محمد نامیت

پائی بیش تو زیر آمده عرش اعلا
لا مکان قصر تو زیبا معلیٰ جا بیت

از اشارت چو شده شق قمر میدانم
بر فلک نیز ز اعجاز تو کار عدا یت

من چه گویم که چسان رتبهٔ عالی داری
کار تو بهر شفاعت همه از ان حامیت

زین سبب هست پریشان دل عاجز فخری
که سراسر گنه بار قرض دوا میت

یا نبی این چه دلربائی ہاست	بر فلک ذہن را رسائی ہاست
حسن یوسف جمال تو بوده	نور تو وجہ خوشنمائی ہاست
شعلۂ طور و جملۂ ما فیہا	ہمہ تن نور مصطفائی ہاست
دم عیسے دمیدۂ و اللہ	آنچہ اعجاز لب کشائی ہاست
انت مذنب چو فرمودہ	جرم ما جرم بے گناہی ہاست
اے ز آدم و موسیٰ و عیسے	لطف بعثت و انبیائی ہاست
لحن داؤد از کجا و کجا	خضر ما سوء رہنمائی ہاست

اے زہیر رسول فخری را
داغ دل داغ پارسائی است

ہمہ عالم فدائے حسنین است	دید حق در لقائے عین است
ہم ز حا حسین ثابت شد	حمد باری ثنائے حسنین است
ہم ز سین شد عبادت تسبیح	بر لب خوشنمائے حسنین است
یا ز سین تجلی گشتہ	دل مصحف ضیائے حسنین است
نون نور نبی مرسل ہم	نون نور خدائے حسنین است
از عدد ہائے حا ء طیش	ہشت جنت بنائے حسنین است